Ghaflat

Mulana Muhammad Ilyas Attar Qadri (Damat Barkatuhumul Aaliya)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

غفلت[1]

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے امیرِ اہلسنّت کا یہ بیان مکمّل پڑھ لیجئے اِن شآءَ اللہ عزوجل آپ اپنے دل میں مَدَنی انقلاب برپا ہوتا محسوس فرمائیں گے۔

"فیضانِ سنّت" میں ہے، مدینے کے سلطان صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے، بروزِ قیامت عرشِ الٰہی عزوجل کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ تین اشخاص اللہ عزوجل کے عرش کے سائے میں ہونگے۔ عرض کیا گیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہونگے؟ فرمایا، (۱) وہ شخص جو میرے کسی اُمّتی کی پریشانی دور کردے (۲) میری سنّت کو زندہ کرنے والا (۳) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھنے والا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! (تمام حبیب پر دُرُود شریف پڑھئے!)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

[1] یہ بیان ۲۸، ۲۹، ۳۰ رجب المرجب ۱۴۱۸ھ (28,29,30 نومبر 1997ء) احمد آباد (بھارت) میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع کی آخری نشست کا ہے۔ یہ بیان INTERNET کے ذریعہ دنیا کے کئی ممالک میں سنا گیا۔ احمد رضا ابن عطار

سونے کی اینٹ

منقول ہے ، ایک نیک شخص کو کہیں سے **سونے کی اینٹ** ہاتھ لگ گئی دنیا کی اِس دولت نے اس سے نورِ باطن کی دولت چھین لی۔ وہ ساری رات طرح طرح کے منصوبے باندھتا رہا کہ اب تو میں بہُت اچھّے اچھّے کھانے کھاؤں گا ،، بہترین لباس سِلواؤں گا، اور بہت سارے خُدّام اپناؤں گا۔ اَلغَرَض صاحِبِ مال بن جانے کے سبب راحتوں اور آسائشوں کے تصوُّرات میں گم ہو کر وہ یادِ الٰہی عزوجل سے یکسر غافِل ہو گیا۔ صبح اسی دَھن کی دُھن میں مگن مکان سے نکلا۔ اِتّفاقاً قبرِستان کے قریب سے اُس کا گزر ہوا۔ کیا دیکھتا ہے کہ ایک شخص اینٹیں بنانے کیلئے ایک قبر پر مِٹّی گوندھ رہا ہے۔ یہ منظر دیکھ کر یک دم اس کی آنکھوں سے **غفلت** کا پردہ ہٹ گیا اور اس تصوُّر سے اس کی آنکھوں میں آنسو جاری ہوگئے کہ شاید مرنے کے بعد میری قبر کی مٹی سے بھی لوگ اینٹیں بنائیں گے۔ آہ! میرے عالیشان مکانات اور عمدہ مَلبوسات وغیرہ سب دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔ لہٰذا سونے کی اینٹ سے دل لگانا تو زندگی کو سراسر **غفلت** میں گنوانا ہے۔ ہاں اگر دل لگانا ہے تو مجھے مالِك ومولیٰ ربُّ العٰلمین جَلَّ جَلالُہٗ سے لگانا چاہیئے۔ چُنانچِہ اُس نے **سونے کی اینٹ** کو ترک کر دیا اور زُہد و قناعت کو اختیار کیا۔

غفلت کے اسباب

اے دنیا کے مختلف ممالک سے سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے مدینۃ الاولیا احمد آباد (بھارت) میں حضرت سیدنا شاہ مقبولِ عالم رحمۃ اللہ علیہ اور سیدنا شاہ قطبِ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے زیرِ سایہ ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے سنتوں بھرے تین روزہ عظیم الشان تاریخی اجتماع میں تشریف لانے والے اسلامی بھائیو! اور مجھے پردے میں سننے والی اسلامی بہنو! واقعی دنیا کی نعمت میں سراسر **غفلت** کا اندیشہ ہے۔ جو دُنیوی نعمت سے دل لگاتا ہے وہ **غفلت** کا شکار ہو کر رہ جاتا ہے **غفلت** پر **غفلت** ہے۔ **غفلت** بندے کو خالقِ لم یزل عَزَّوَجَلَّ سے دُور کر دیتی ہے، اچّھی تجارت بھی نعمت ہے، دولت بھی نعمت ہے، عالیشان مکان بھی نعمت ہے، عمدہ سَواری بھی نعمت ہے، ماں باپ کیلئے اولاد بھی نعمت ہے ہر نعمت میں ضَرورت سے زیادہ انہماک باعثِ **غفلت** ہے۔ چُنانچہ پارہ ۲۸ سورہ مُنافِقون کی آیت ۹ میں ارشاد ہوتا ہے :-

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۝	ترجمۂ کنزالایمان : اے ایمان والو! تمھارے مال نہ تمھاری اولاد کوئی تمہیں اللہ عزوجل کی یاد سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وُہی لوگ نقصان میں ہیں۔

اس آیتِ مقدسہ سے ان لوگوں کو درسِ عبرت حاصل کرنا چاہیئے کہ جن کو نیکی کی دعوت پیش کی جاتی ہے اور نماز کیلئے بلایا جاتا ہے تو وہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ جناب ھم تو اپنے رِزق کی فِکر میں لگے رہتے ہیں، روزی کمانا اور بال بچّوں کی خدمت کرنا بھی تو عبادت ہے۔ ھمیں جب اس سے فرصت ملیگی تو آپ کے ساتھ مسجِد میں بھی چلیں گے۔ یقیناً ایسی باتیں **غفلت** ہی کرواتی ہے۔

اب گُناہ نہیں کروں گا!

صِرف اور صِرف دنیا کی دولت کے فراوانی کی دُھن میں مگن رہنے والو! حُصولِ مال کی خاطِر دنیا کے مختلِف ممالک میں بھٹکتے پھرنے والو! مگر مسجِد کی حاضِری سے کترانے والو! اپنے مکانات کے ڈیکوریشن پر پانی کی طرح پیسہ بہانے والو مگر راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے سے جی چُرانے والو! دولت میں اِضافے کے لئے مختلِف گُر اپنانے والو مگر نیکیوں میں بَرَکت کے مُعاملے میں بے نیاز رہنے والو! اس سے پہلے کہ موت اچانک آکر آپکو روشنیوں سے جگمگاتے کمرے سے اُچک کر اور فوم کے آرام دِہ گدّے سے مُزیّن خوبصورت پلنگ سے اٹھا کر کیڑے مکوڑوں سے اُبھرتی ہوئی خوفناک اندھیری قبر میں سُلادے اور آپ چلّاتے رہ جائیں کہ یااللہ عزوجل! مجھے دوبارہ دنیا میں بھیج دے تاکہ وہاں جاکر میں تیری عبادت کروں...... مولیٰ! دوبارہ دنیا میں پہنچادے میں وعدہ کرتا ہوں، اپنا سارا مال تیری راہ میں لٹادوں گا...... پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کروں گا، تہجد بھی کبھی نہیں چھوڑوں گا بلکہ مسجد ہی میں پڑا رہوں گا......

داڑھی تو داڑھی زُلفیں بھی بڑھالوں گا...... سر پر ہر وقت عمامہ شریف کا تاج سجاؤں گا...... یااللہ عزوجل! مجھے واپس بھیج دے...... ایک بار پھر مُہلت دیدے دنیا سے فیشن کا خاتِمہ کر کے ہر طرف سنّتوں کا پرچم لہرادوں گا پروردگار عزوجل! صِرف اور صِرف ایکبار مہلت عطا فرمادے تاکہ میں نیکیاں خوب نیکیاں کروں...... رات دن گناہوں میں مشغول رہنے والے **غفلت** شِعارو! مرنے کے بعد کی آپکی چیخ وپکار لاحاصل رہے گی۔ قرانِ پاک پہلے ہی سے مُتنبّہ کر چکا ہے چنانچہ پارہ ۲۸، سورۃُ المنافقون کی آیت ۱۰ اور ۱۱ میں ارشاد ہوتا ہے :-

وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَاۤ اَخَّرْتَنِیْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰﴾ وَ لَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَ اللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان :

اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں کسی کو موت آئے اور وہ کہنے لگے، اے میرے رب! تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کیوں مُہلت نہ دی کہ میں صَدَقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا۔ اور ہرگز اللہ عزوجل کسی جان کو مُہلت نہ دیگا جب اس کا وعدہ آجائے اور اللہ عزوجل کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

دِلا غافل نہ ہو یک دَم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
بغیچے چھوڑ کر خالی زمین اندر سمانا ہے

ترا نازک بدن بھائی جو لیٹے سیج پھولوں پر
یہ ہوگا ایک دن بے جاں اِسے کیڑوں نے کھانا ہے

تُو اپنی موت کو مت بھول کر سامان چلنے کا
زمیں کی خاک پر سونا ہے اینٹوں کا سرہانا ہے

نہ بیلی ہو سکے بھائی نہ بیٹا باپ تے مائی
تو کیوں پھرتا ہے سودائی عمل نے کام آنا ہے

کہاں ہے زورِ نمرودی! کہاں ہے تختِ فرعونی!
گئے سب چھوڑ یہ فانی اگر نادان دانا ہے

عزیزا یاد کر جس دن کہ عزرائیل علیہ السلام آئیں گے
نہ جاوے کوئی تیرے سنگ اکیلا تُوں نے جانا ہے

جہاں کے شغل میں شاغل خدا عزوجل کے ذِکر سے غافل
کرے دعویٰ کہ یہ دنیا مرا دائم ٹھکانہ ہے

غُلام اِک دَم نہ کر غفلت حیاتی پر نہ ہو غُرّہ
خدا عزوجل کی یاد کر ہر دم کہ جس نے کام آنا ہے

انوکھی ندامت

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ ''مکاشفۃ القلوب'' میں نقل کرتے ہیں حضرت سیدنا شیخ ابو علی دقاق رضی اللہ عنہ (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ ایک بہت بڑے ولی اللہ (رحمۃ اللہ علیہ) سخت بیمار تھے۔ میں ان کی عیادت کیلئے حاضر ہوا۔ اردگرد معتقدین کا ہجوم تھا۔ وہ بزرگ رو رہے تھے۔ میں نے عرض کیا، اے شیخ! کیا دنیا پر رو رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا، نہیں بلکہ نمازیں قضا ہونے پر رو رہا ہوں۔ میں نے عرض کیا، حضور آپکی نمازیں کیونکر قضا ہوگئیں؟ انہوں نے فرمایا، میں نے جب بھی سجدہ کیا تو **غفلت** کے ساتھ کیا اور جب سجدہ سے سر اٹھایا تو **غفلت** کے ساتھ اور اب **غفلت** ہی میں موت سے ہم آغوش ہو رہا ہوں۔ پھر ایک آہِ سرد دلِ پر درد سے کھینچ کر یہ چار اشعار پڑھے:-

تَفَکَّرْتُ فِيْ حَشْرِيْ وَيَوْمَ قِيَامَتِيْ ۔۔۔ وَأَصْبَاحِ خَدِّيْ فِي الْمَقَابِرِ ثَاوِيَا

فَرِيْدًا وَحِيْدًا بَعْدَ عِزٍّ وَرِفْعَةٍ ۔۔۔ رَهِيْنًا بِجُرْمِيْ وَالتُّرَابُ وِسَادِيَا

تَفَكَّرْتُ فِيْ طُوْلِ الْحِسَابِ وَعَرْضِهِ ۔۔۔ وَذُلُّ مَقَامِيْ حِيْنَ أُعْطِيَ كِتَابِيَا

وَلٰكِنْ رَجَائِيْ فِيْكَ رَبِّيْ وَخَالِقِيْ ۔۔۔ بِأَنَّكَ تَعْفُوْ يَا إِلٰهِيْ خَطَائِيَا

(۱) میں نے اپنے حشر، قیامت کے دن اور جلد آنیوالی قبر کی صبحوں کے بارے میں سوچا۔

(۲) عزت و وقار میں یکتا ہونے کے باوجود اتنی عزت و رفعت کے بعد بھی میرا جسم مٹی میں رہیگا اور خاک ہی میرا تکیہ ہوگی۔

(۳) میں نے اپنے حساب کی طَوالت اور نامۂ اعمال دیئے جانے کے وَقت کی رُسوائی کے بارے میں بھی سوچا ۔

(٤) مگر اے مجھے پیدا کرنے والے اور مجھے پالنے والے مجھے تجھ سے اُمّید ہے کیونکہ تُو ہی میری خطاؤں کو بخشنے والا ہے ۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اور مجھے پردے میں رہ کر سننے والی اسلامی بہنو! اس واقِعہ میں کس قدَر عبرت ہے۔ ان اللہ والوں کو ذرا دیکھئے جن کا ہر لمحہ یادِ الٰہی عزوجل میں بسر ہوتا ہے مگر پھر بھی انکِساری کا عالَم یہ ہے کہ اپنی عبادات وریاضات کو کسی خاطِر میں نہیں لاتے اور اللہ عزوجل کی بے نیازی سے ڈرتے ہوئے گریہ وزاری کرتے ہیں اور آہ! ہم **غفلت** کے ماروں پر صد ہزار افسوس! کہ نیکی کے نُون کا نکتہ تک پلّے نہیں، اِخلاص کا دور دور تک نام و نشان نہیں، مگر حال یہ ہے کہ اپنی عبادتوں کے بُلند بانگ دعوے کرتے نہیں تھکتے۔ اللہ کے نیک بندے گناہوں سے محفوظ ہونے کے باوُجود خوفِ الٰہی عزوجل سے تھر تھر کانپتے اور ٹپ ٹپ آنسو گراتے ہیں مگر ہم ہیں کہ بے دھڑک گناہوں کا اِرتِکاب کرتے، اپنے گناہوں کا عام اعلان سناتے زور زور سے قہقہے لگاتے ذرا نہیں لجاتے۔ کان کھول کر سنئے! مُکاشِفۃُ القُلُوب میں حضرتِ سیِّدُنا ضحّاک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، "جو ہنس ہنس کر گناہ کرے گا وہ روتا ہوا جہنّم میں داخل ہوگا۔"

اے **غفلت** کے مارو کان کھول کر سن لو اے رات دن اللہ و رسول عزوجل و

وعلیٰ آلہٖ وسلّم کی نافرمانیاں کرنے والو کان کھول کر سن لو! اے ہنس ہنس کر گناہ کرنے والو کان کھول کر سن لو اگر اللہ عزوجل ناراض ہو گیا اور اس کے پیارے محبوب دانائے غُیُوب صلی اللہ علیہ وسلم روٹھ گئے اور دیدہ دلیری کے ساتھ گناہوں کا اِرتِکاب کرنے کے سبب ایمان برباد ہو گیا تو کیا کرو گے؟ ذرا دل کے کانوں سے خُدائے رَحمٰن عزوجل کا فرمان عبرت نشان سنیئے!

فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَّلْيَبْكُوا كَثِيرًا

(التوبہ آیت ۸۲)

ترجمۂ کنزالایمان: تو انہیں چاہیے کہ تھوڑا ہنسیں اور بہت روئیں۔

موت کے تین قاصِد

حُجّۃ الاسلام حضرت سیِّدُنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ "مکاشفۃ القلوب" میں نقل کرتے ہیں، حضرت سیدنا یعقوب علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام اور حضرت عزرائیل ملک الموت علیہ الصلوۃ والسلام میں دوستی تھی۔ ایک بار جب حضرت ملک الموت علیہ الصلوۃ والسلام آئے تو حضرت سیدنا یعقوب علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے استِفسار فرمایا کہ آپ ملاقات کیلئے تشریف لائے ہیں یا میری روح قبض کرنے کیلئے؟ کہا، ملاقات کیلئے۔ حضرت سیدنا یعقوب علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا، مجھے وفات دینے سے قبل میرے پاس اپنے قاصد بھیج دینا۔ ملک الموت علیہ الصلوۃ والسلام نے کہا، میں آپکی طرف دو یا تین قاصد بھیج دوں گا۔ جب حضرت سیدنا یعقوب علی نبینا وعلیہ الصلوۃ

والسلام کی روح قبض کرنے کیلئے ملک الموت آئے تو آپ نے ارشاد فرمایا، آپ نے میری وفات سے قبل قاصد بھیجنے تھے وہ کیا ہوئے ؟ حضرت ملک الموت علیہ الصلوۃ والسلام نے کہا، سیاہ بالوں کے بعد سفید بال، جسمانی طاقت کے بعد کمزوری اور سیدھی کمر کے بعد کمر کا جھکاؤ۔ اے یعقوب علیہ السلام ! موت سے پہلے انسان کی طرف یہی میرے قاصد ہیں۔

مَضَى الدَّهْرُ وَالْأَيَّامُ وَالذَّنْبُ حَاصِلٌ ۔ وَجَاءَ رَسُوْلُ الْمَوْتِ وَالْقَلْبُ غَافِلٌ

نَعِيْمُكَ فِي الدُّنْيَا غُرُوْرٌ وَّحَسْرَةٌ ۔ وَعَيْشُكَ فِي الدُّنْيَا مُحَالٌ وَّبَاطِلٌ

(۱) وقت اور دن گزر گئے مگر گناہ باقی ہیں۔ موت کا فرشتہ آپہنچا اور دل غافل ہے

(۲) تجھے دنیا میں ملنے والی نعمتیں دھوکہ اور تیرے لئے باعث حسرت ہیں۔ اور دنیا میں دائمی راحتیں پانے کا تیرا تصور خام خیالی ہے۔

بیماری بھی موت کا قاصد ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اور مجھے پردے میں رہ کر سننے والی اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ موت کے آنے سے پہلے ملک الموت اپنے قاصد بھیجتے ہیں بیان کردہ تین قاصدین کے علاوہ بھی احادیث میں مزید قاصدین کا تذکرہ ملتا ہے ۔چنانچہ مرض، کانوں اور آنکھوں کا تغیر (یعنی پہلے نظر اچھی ہونا پھر کمزور پڑ جانا اور

سننے کی طاقت کی درستی کے بعد بہراپن کی آمد) بھی موت کے قاصد ہیں۔ ہم میں سے بہت سے لوگ ایسے ہوں گے جن کے پاس ملك الموت علیہ السلام کے قاصد تشریف لاچکے ہوں گے۔ مگر کیا کہئے **غفلت** کا! اگر سیاہ بالوں کے بعد سفید بال ہونے لگتے ہیں تو بندہ اپنے دل کو ڈھارس دینے کیلئے کہتا ہے کہ یہ تو نزلہ سے بال سفید ہوگئے ہیں۔ اسی طرح بیماری جوکہ موت کا قاصد ہے۔ اس میں بھی سراسر **غفلت** ہی برتی جاتی ہے دیکھئے نا! بے شمار لوگ "بیماری" ہی کے سبب روزانہ موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ کیا معلوم ہمیں جو بیماری معمولی لگ رہی ہے وہی مُہلِک صورت اختیار کر کے آن کی آن میں ہمیں فنا کے گھاٹ اتار دے۔ "اپنے" روئیں دھوئیں، دشمن خوشیاں منائیں اور ہم منوں مٹی تلے اندھیری قبر میں جاپڑیں۔ اب ہم ہونگے اور ہمارے اچھے یا برے اعمال۔

مختلف گناہوں کے عذاب

یاد رکھئے! جو غفلت کا شکار رہا، وہ راستہ بھول گیا اور تاریکیوں میں بھٹک گیا۔ قبر و آخرت کے عذاب میں پھنس کر رہ گیا اب پچھتانے اور سر پچھاڑنے سے کچھ ہاتھ نہیں آئیگا لہٰذا اب بھی موقع ہے جلد تر اپنے گناہوں سے سچی توبہ کر کے سنتوں بھری زندگی گزارنے کا عہد کرلیجئے۔ یاد رکھئے! جو کوئی جان بوجھ کر ایک نماز قضا کر دیتا ہے اسے "رونق المجالس" کی روایت کے خلاصے کے مطابق دنیوی گنتی کے حساب سے

دو کروڑ اٹھاسی لاکھ برس جہنم کی آگ میں جلنا پڑیگا۔ جو کوئی رمضان کا ایک روزہ بغیر اجازتِ شرعی قضا کردے اسے نو لاکھ برس دوزخ کی آگ میں جلنا پڑیگا۔ بد نگاہی کرنے والو! فلمیں ڈرامے دیکھنے والو! گانے باجے سننے والو! تم بھی سنو! حدیث پاک میں آتا ہے، جو کوئی اپنی آنکھوں کو نظر حرام سے پر کریگا قیامت کے روز اس کی آنکھوں میں آگ بھردی جائے گی۔ میرے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منظر یہ بھی دیکھا کہ کچھ لوگوں کی آنکھوں اور کانوں میں کیل ٹھکے ہوئے ہیں۔ عرض کیا گیا، یہ وہ دیکھتے تھے جو آپ نہیں دیکھتے یہ وہ سنتے تھے جو آپ نہیں سنتے۔ یعنی حرام دیکھنے اور سننے والوں کی آنکھوں اور کانوں میں کیل ٹھکے ہوئے تھے۔ خبردار! شیطن کے دھوکے میں آ کر T.V. پر خبریں بھی نہ دیکھا کریں یاد رکھئے! مرد عورت کو دیکھے یہ بھی حرام ہے اور اگر عورت مرد کو دیکھے یہ بھی حرام اور ہر فعلِ حرام جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ (والعیاذ باللہ تعالٰی) داڑھی منڈانے والو تم بھی سنو! داڑھی منڈانا یا ایک مٹھی سے گھٹانا دونوں کام حرام ہیں۔ اعلیحضرت رضی اللہ عنہ لَمْعَۃُ الضُّحٰی فِی اِعْفَاءِ اللُّحٰی میں نقل کرتے ہیں،

اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غُیُوب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، "مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیوں کو معافی دو (یعنی بڑھنے دو) اور یہودیوں جیسی صورت مت بناؤ" اس فرمانِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم میں مسلمان مردوں کی غیرت کو للکار ہے۔ کیسی عجیب

و غریب بات ہے کہ دعویٰ محبت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا کریں اور شکل و صورت دشمنان مصطفٰے جیسی بنائیں۔

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق بھی کیا داڑھی مُنڈاتا ہے؟
کیوں عشق کا چہرے سے اظہار نہیں ہوتا؟

کون کس سے پردہ کرے؟

پردے میں رہ کر مجھے سننے والی اسلامی بہنو! تم بھی سنو! بے پردگی حرام ہے غیر مردوں کو دیکھنا حرام ہے۔اور فعلِ حرام جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ چچازاد، تایازاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد، ماموں زاد، چچی، تائی، ممانی ان سب کا پردہ ہے۔ بھابھی اور دیور و جیٹھ کا پردہ ہے۔ سالی اور بہنوئی کا پردہ ہے اور پیر اور مریدنی کا بھی پردہ ہے، مریدنی اپنے پیر صاحب کا ہاتھ نہیں چوم سکتی، سر پر مرشد سے ہاتھ نہیں پِھرواسکتی، لڑکی جب نو برس کی ہو اس کو پردہ کروائیں اور لڑکا جب بارہ برس کا ہو جائے اسے عورتوں سے بچائیں۔

عورتوں کا عذاب

معراج کی رات سرورِ کائنات، شاہ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منظر یہ بھی دیکھا کہ ایک عورت بالوں سے لٹکی ہوئی ہے اور اس کا دماغ کھول رہا ہے۔ عرض کیا گیا، یہ اپنے بال غیر مردوں سے نہیں چھپاتی تھی۔ ایک عورت کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ پیشانی کے ساتھ بندھے

ہوئے ہیں اور سانپ اور بچھو اس کو کاٹ رہے ہیں۔ عرض کیا گیا، یہ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکل جاتی تھی اور حیض ونفاس سے غسل نہیں اتارتی تھی۔یاد رکھئے! نیل پالش کی تہ ناخنوں پر جم جاتی ہے لہٰذا نہ وضو ہوتا ہے نہ ہی غسل اترتا ہے۔ نماز بھی نہیں ہوتی۔ اسلامی بہنوں کی خدمت میں میرا مدنی مشورہ ہے کہ مَدَنی برقع اوڑھا کریں۔ دستانوں اور جُرابوں کا بھی اِہتمام فرمائیں۔ غیر مردوں کے آگے اپنی ہتھیلیاں اور پاؤں کے پنجے بھی ہرگز ظاہِر نہ کیا کریں۔

تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اپنی پچھلی نمازوں اور گزشتہ روزوں کا حساب لگالیں اگر کمی ہو تو قضا عمری فرمالیں۔اور تاخیر کی توبہ بھی کرلیں۔ نماز کی قضا عمری کا آسان طریقہ معلوم کرنے کیلئے مسگِ مدینہ کا رسالہ "نماز کا چور" مکتبۃ المدینہ کے اسٹال سے ھَدِیۃً حاصل کرلیں بلکہ بہتر یہ ہے کہ رسائل عطاریہ حصہ اول [1] لے لیں اس میں وُضو، غسل اور نماز کے اَہم ترین اَحکام بیان کئے گئے ہیں

ان شاء اللہ ان شاء اللہ اب تمام اسلامی بھائی ہاتھ لہرا لہرا کر ان شاء اللہ عزوجل کے فلک شگاف نعروں کے ذریعے اپنے مدنی جذبات کا اظہار کریں۔اب میری کوئی نماز قضا

[1] امیر اہلسنت کی تحریر کردہ کتابیں، تحریری بیان اور سنتوں بھرے بیانات کی کیسیٹیں مکتبۃ المدینہ، شہید مسجد کھارادر کراچی سے ھدیۃً حاصل کریں۔ - احمد رضا ابنِ عطار

نہیں ہوگی (ان شآءاللہ) رُمَضان کا کوئی روزہ قضا نہیں ہوگا۔(ان شآءاللہ) فلمیں ڈرامے نہیں دیکھیں گے۔(ان شآءاللہ) گانے باجے نہیں سنیں گے ۔(ان شآءاللہ) داڑھی نہیں منڈائیں گے۔ (ان شآءاللہ) ایک مٹھی سے نہیں گھٹائیں گے۔(ان شآءاللہ)

دعوتِ اسلامی کی بہار

آپ سب دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے ان شاء اللہ عزوجل دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوجائے گا۔ آیئے آپ کو دعوتِ اسلامی کی بہاروں کا ایک تازہ ترین مدنی واقعہ سناؤں ان شاء اللہ عزوجل آپ کا دل بھی جذبات تأثر سے جھوم اٹھے گا۔اور ان شاء اللہ سینہ باغ مدینہ بن جائیگا۔

کراچی کے علاقے گلبہار کے ایک ماڈرن نوجوان بنام محمد احسان دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوئے اور معگیے مدینہ کے ذریعہ سرکارِ بغداد حضورِ غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مرید بن گئے۔سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے مرید تو کیا ہوئے ان کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہوگیا۔چہرہ ایک مٹھی داڑھی کے ذریعہ مدنی چہرہ بن گیا اور سر پر مستقل طور پر سبز سبز عمامہ کا تاج

جگمگ جگمگ کرنے لگا۔ انہوں نے دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ میں قرآن پاک ناظرہ ختم کرلیا اور لوگوں کے پاس خود جاجاکر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے لگے۔ ایک دن اچانک انہیں گلے میں درد محسوس ہوا، علاج بھی کروایا "مگر درد بڑھتا گیاجوں جوں دوا کی" کے مصداق گلے کے مرض نے بہت زیادہ شدت اختیار کرلی یہاں تک کہ قریب المرگ ہوگئے۔ اسی حالت میں انہوں نے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ **مَدَنی وصیّت نامہ**[1] کو سامنے رکھ کر اپنا وصیت نامہ تیار کرواکر اپنے علاقے کے نگران کے سپرد کردیا اور پھر سدا کیلئے آنکھیں موند لیں۔ بوقت وفات ان کی عمر تقریباً پینتیس سال ہوگی۔ انہیں گلبہار کے قبرستان میں سپرد خاک کردیا گیا۔ حسبِ وصیت کم و بیش بارہ گھنٹے تک ان کی قبر کے قریب اسلامی بھائیوں نے اجتماع ذکرو نعت جاری رکھا۔ وفات کے تقریباً ساڑھے تین سال بعد بروز منگل ٦ جمادی الثانی ١٤١٨ھ (7-10-97) کا واقعہ ہے کہ ایک اور اسلامی بھائی محمد عثمان قادری رضوی کا جنازہ اسی قبرستان میں لایا گیا کچھ اسلامی بھائی مرحوم محمد احسان قادری رضوی کی قبر پر فاتحہ کیلئے آئے تو یہ

---

[1] مدنی وصیت نامہ صرف ایک روپیہ ٥٠ پیسے میں مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر کراچی سے حاصل کرکے پڑھیں اسے پڑھ کر اہل محبت بسااوقات رو پڑتے ہیں۔ احمد رضا ابن عطّار

منظر دیکھ کر انکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کہ قبر کی ایک جانب بہت بڑا شگاف ہوگیا ہے اورتقریباً ساڑھے تین سال قبل وفات پانے والے مرحوم محمد احسان قادری رضوی سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے خوشبودار کفن اوڑھے مزے سے لیٹے ہوئے ہیں آناً فاناً یہ خبر ہر طرف پھیل گئی اور رات گئے تک زائرین محمد احسان قادری رضوی کے کفن میں لپٹے ہوئے تروتازہ لاشے کی زیارت کرتے رہے تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر تحریک **دعوتِ اسلامی** کے بارے میں غلط فہمیوں کا شکار رہنے والے کچھ افراد بھی **دعوتِ اسلامی** والوں پر اللہ عزوجل کے اس عظیم فضل وکرم کا کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کرکے تحسین و آفرین پکار اٹھے اور **دعوتِ اسلامی** کے محبّ بن گئے۔

جو اپنی زندگی میں سنتیں ان کی سجاتے ہیں
خدا عزوجل و مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اپنا انہیں پیارا بناتے ہیں

شہیدِ دعوتِ اسلامی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شاید آپ کو یاد ہوگا کہ ۲۵ رجب المرجب ۱۴۱۶ھ کو لاہور میں "کبی" کے

اشارے پر سنتوں کے ادنیٰ خادم سگِ مدینہ کی جان لینے کی کوشش کے نتیجے میں دعوتِ اسلامی کے دو مبلغین حاجی اُحُد رضا قادری رضوی اور محمد سجّاد قادری رضوی شہید ہوئے تھے۔ تقریباً آٹھ ماہ کے بعد لاہور میں ہونے والی شدید بارشوں کے نتیجے میں شہیدِ دعوتِ اسلامی حاجی اُحُد رضا قادری کی قبر مُنہدِم ہوگئی تھی اور جب مجبوراً قبر کُشائی کی گئی تو ان کی لاش بالکل تروتازہ برآمد ہوئی اور کئی لوگوں کی حاضری میں شہید کو دوسری قبر میں منتقل کیا گیا تھا۔ اس کا تفصیلی واقعہ دعوتِ اسلامی کی بہاریں قسط ۲ میں مرقوم ہے۔

آخر میں میری تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے مَدَنی التجا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے۔ دعوتِ اسلامی میں کوئی ممبر شپ، یا رُکنیت کی فیس نہیں ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی فرمایا کریں۔ اور ہر ایک اپنے اپنے شعبے میں خوب خوب سنّتوں کے مَدَنی پھول لٹائیں۔ اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیں۔